Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۲۸ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ ۔ ۹ وفا ۱۳۵۴ہش ۔ ۹ جولائی ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۵۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انبیاء کے طریق کا اصل اعظم یہ ہے کہ غیب کی باتوں کو غیب ہی کی صورت میں قبول کیا جائے

اسی کا نام ایمان ہے جس سے دنیا اور آخرت میں سعادتیں حاصل ہوتی ہیں

"جاننا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ اور عالمِ مجازات اور دیگر امورِ مبدء اور معاد کے ماننے میں فلسفیوں کا طریقہ انبیاء علیہم السلام کے طریقہ سے بہت مختلف ہے نبیوں کے طریق کا اصل اعظم یہ ہے کہ ایمان کا ثواب تب مترتب اور بارآور ہوگا کہ جب غیب کی باتوں کو غیب ہی کی صورت میں قبول کیا جائے اور ظاہری حواس کی کھلی کھلی شہادتیں یا دلائل ہندسیہ کی طرح سے یقینی اور قطعی ثبوت طلب نہ کئے جائیں کیونکہ تمام و کمال مدار ثواب اور استحقاق قرب و توصل الٰہی کا تقویٰ پر ہے اور تقویٰ کی حقیقت وہی شخص اپنے اندر رکھتا ہے جو افراط آمیز تفتیشوں اور لمبے چوڑے انکاروں اور ہر جزئی کی موشگافی سے اپنے تئیں بچاتا ہے اور صرف دور اندیشی کے طور سے ایک راہ کی سچائی کا دوسری راہوں پر غلبہ اور رجحان دیکھ کر بحسنِ ظن قبول کر لیتا ہے اسی بات کا نام ایمان ہے اور اسی ایمان پر فیوضِ الٰہی کا دروازہ کھلتا ہے اور دنیا و آخرت میں سعادتیں حاصل ہوتی ہیں۔ جب کوئی نیک بندہ ایمان پر محکم قدم مارتا ہے اور پھر دعا اور نماز اور فکر اور نظر سے اپنی حالتِ علمی میں ترقی چاہتا ہے تو خدا تعالیٰ خود اس کا متولّی ہو کر اور آپ اس کا ہاتھ پکڑ کر درجۂ ایمان سے درجۂ عین الیقین تک اس کو پہنچا دیتا ہے مگر یہ سب کچھ بعد استقامت مجاہدات و ریاضات و تزکیہ و تصفیہ نفس ملتا ہے پہلے نہیں۔ اور جو شخص پہلے ہی تمام جزئیات کی کلّی صفائی کرنا چاہتا ہے اور قبل از صفائی اپنے بدعقائد اور بداعمال کو کسی حالت میں چھوڑنا نہیں چاہتا وہ اس ثواب اور اس راہ کے پانے سے محروم ہے کیونکہ ایمان اسی حد تک ایمان ہے جب تک وہ امور جن کو مانا گیا ہے کسی قدر پردہ غیب میں ہیں یعنی ایسی حالت پر واقع ہیں جو ابھی تک عقلی ثبوت نے ان پر احاطہ تام نہیں کیا اور نہ کسی کشفی طور پر وہ نظر آئی بلکہ ان کا ثبوت صرف غلبۂ ظن تک پہنچا ہے وبس۔

یہ انبیاء کا سچا فلسفہ ہے جس پر قدم مارنے سے کروڑہا بندگانِ خدا آسمانی برکتیں پا چکے ہیں اور جس پر ٹھیک ٹھیک چلنے سے بے شمار خلق اللہ معرفتِ تامہ کے درجہ تک پہنچ چکی ہیں اور ہمیشہ پہنچتی ہیں ۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۵ حاشیہ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے، تمام مہماتِ دینیہ میں غیر معمولی کامیابی اور برکت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۹ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

کمر درد کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

مجلس انصار اللہ ضلع لاہور کا سالانہ اجتماع

محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۹، ۲۰ جولائی بروز ہفتہ، اتوار مجالس انصار اللہ ضلع لاہور کا سالانہ اجتماع مسجد احمدیہ دار الذکر میں ہوگا تمام مجالس انصار اللہ ضلع لاہور کے اراکین سے خصوصاً اور جماعتِ احمدیہ لاہور کے بزرگوں، بھائیوں، بہنوں اور بچوں سے عموماً التماس ہے کہ اس اجتماع میں ضرور شامل ہوں اور دینی و روحانی طور پر متمتع ہوں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چوٹی کے علماء تقاریر فرمائیں گے۔

(ناظم مجالس انصار اللہ ضلع لاہور)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

الٰہی منشاء کے ماتحت غلبۂ اسلام کی خاطر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ "صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم" کے فنڈز کو مضبوط کر کے آپ اس عظیم سکیم کو مضبوط بنا سکتے ہیں۔ پس اپنے وعدوں کے مطابق مرحلہ وار ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو احسن جزاء دے۔ آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۹ وفا ۱۳۵۴ھ
۹ جولائی ۱۹۷۵ء

ایک اور انتہائی اندوہناک قومی سانحہ

۵ جولائی ۱۹۷۵ء کو چھانگلہ گلی کے قریب بس کا جو ہولناک حادثہ پیش آیا اور جس میں گورنمنٹ سٹی کالج حیدر آباد کے ۴۴ طلباء نیز بس کے ڈرائیور اور کنڈکٹر سمیت مجموعی طور پر ۴۶ قیمتی جانیں ضائع ہوئیں بلاشبہ ایک انتہائی اندوہناک قومی سانحہ ہے۔ ایک ہی حادثہ کے نتیجہ میں اتنے وسیع پیمانہ پر جانوں کے اتلاف پر جبکہ ہلاک ہونے والے ایک ہی کالج کے نوجوان طلبہ اور قوم کے ہونہار سپوت تھے قدرتی طور پر قوم غم و اندوہ میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ہر دل مضطرب اور بے چین اور ہر آنکھ اشکبار ہے۔

یہ سب طلباء حیدر آباد سے تفریحی سفر پر مری آئے ہوئے تھے۔ مری سے یہ ضلع ہزارہ میں واقع ایک اور صحت افزا مقام ایوبیہ دیکھنے گئے۔ وہاں سے مری واپس جاتے ہوئے چھانگلہ گلی کے قریب بس کو وہ خونی حادثہ پیش آیا جس نے آناً فاناً نصف صد کے قریب نوجوان طلباء کو جن سے قوم کی بہت سی اُمیدیں وابستہ تھیں موت کی نیند سلا دیا۔ آج پوری قوم اس خونی حادثہ اور انتہائی اندوہناک قومی سانحہ پر غم کی تصویر بنی خون کے آنسو رو رہی ہے۔

ہم اس ہولناک قومی نقصان پر حادثہ کا شکار ہونے والے طلبہ کے والدین اور اعزّہ سے نہایت غمزدہ دل کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کے جگر گوشوں کی ایک ہولناک حادثہ کا شکار ہونے کے نتیجہ میں درد انگیز جدائی پر اُن کے غم کا اندازہ کون کر سکتا ہے لیکن یہ غم تو وہ غم ہے جس پر پُوری قوم غمزدہ ہو کر رہ گئی ہے۔ اس غم میں پُوری قوم ان کے ساتھ برابر کی شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ مرحوم طلباء اور دیگر مرحومین کے والدین اور اعزّہ کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے اور پُوری قوم کے زخمی دلوں پر سکینت کا پھاہا رکھے اور اپنی رضاء کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

اس اندوہناک موقع پر ہم قوم کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ ایسے کربناک مواقع پر اللہ تعالیٰ نے کیا طرزِ عمل اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے۔ چنانچہ جہاں تک غم و اندوہ کے ایسے مواقع پر مومنانہ طرزِ عمل کا تعلق ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ○ (البقرہ آیت ۱۵۷)

ترجمہ:- مومن وہ لوگ ہیں کہ جب بھی ان پر کوئی مصیبت آئے (تو وہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے بلکہ) کہتے ہیں ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اس تعلق میں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ حقیقی مومن ایسے صدمہ اور مصیبت کے وقت میں محض قال سے ہی نہیں بلکہ اپنے حال سے پکارتے ہیں کہ ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور ہم خود بھی اُسی کے حکم اور ارادہ کے ماتحت ایک مقررہ وقت پر اس جہان کو چھوڑ کر اُسی کے پاس لوٹنے والے ہیں۔ جب اُسی کے حکم اور ارادہ کے ماتحت غم اور مصیبت کے اوقات آتے ہیں اور ہم سب نے ہی اُسی کی طرف واپس لوٹنا ہے تو پھر ہمارا اولین فرض یہ ہے کہ ہم ہر دم اور ہر آن وہ طرزِ عمل اختیار کرنے اور وہ اعمال بجالانے میں کوشاں رہیں جن سے خدا راضی ہوتا ہے اور اُسی خود ساختہ طرزِ عمل سے بچیں اور دُور رہیں جس سے وہ ناراض ہوتا ہے۔ اس قرآنی ہدایت کے پیشِ نظر صدمہ اور مصیبت کے وقت میں مومنوں کا فوری ردِّ عمل یہ ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے دُعاؤں میں مصروف ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنے فضل سے اس صدمہ کے اثر کو دُور کر کے ان کیلئے فضل و رحمت، امن اور سکون اور ترقی و خوشحالی کی گھڑیاں بھیج دے۔ پھر دُعاؤں کے ساتھ ساتھ وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی پر منتج ہونے والے اعمال سے کنارہ کش ہو کر ایسے اعمال بجالانے اور ایسا طرزِ عمل اختیار کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں جو رضائے الٰہی پر منتج ہونے والا ہو۔ اس کے بغیر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہنے کا مقصد پُورا نہیں ہوتا۔

سو جب صدمہ اور مصیبت کے اوقات میں خدا ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم نہ صرف زبان سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہیں بلکہ اپنے عمل سے بھی اس کا ثبوت دیں تو پھر اس قومی سانحہ کے موقع پر قوم کا یہ فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور یہ دُعائیں کرے کہ وہ پُوری قوم کو اپنی حفاظتِ خاص میں لے لے اور اسے بحیثیتِ قوم ان اعمال سے بچنے کی توفیق عطاء فرمائے جن سے وہ ناراض ہوتا ہے اور ان اعمال کے بجالانے کی توفیق بخشتا رہے جن کے نتیجہ میں وہ اپنی رضاء سے نوازتا اور اپنے افضال و انعامات سے سرفراز فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا ہے کہ وہ ہمیں صدمہ اور غم و اندوہ کے موجودہ وقت میں بحیثیت قوم قرآنی تعلیم کی روشنی میں صحیح راہِ عمل اختیار کرنے کی توفیق بخشے اور اپنی نظرِ کرم فرما کر اپنے افضال و انعامات کا وارث بنائے۔ آمین برحمتك یا ارحم الراحمین ۔

عبدالسّلام اختر مرحوم!

پیوندِ خاک شاعرِ رنگیں بیاں ہُوا
اِک شعلہ آگ کا تھا جو بُجھ کر جواں ہُوا
اُس کی تڑپ بھی خُوب تھی لیکن وُہ جب بُجھی
سیماب بن کے سیمِ گراں سے گراں ہُوا
اخترؔ! تری وفات پہ یہ کیفیت ہُوئی
جیسے جہاں پہ آج مُسلّط دُھواں ہُوا
ہنگامِ فکر تیرا تخیّل فلک رسا
رُوح القدس کا بارہا تُو ہم زباں ہُوا
سب عمر تُو نے کُوچۂ جاناں میں کی بسر
ہر روز دیدِ یار سے تُو شادماں ہُوا
پیغامِ وصلِ یار پہ تُو اُٹھ کے چل دِیا
محفل کو چھوڑ، یار کے پَر میں نہاں ہُوا
یُوں تو ہر اہلِ دل ہے ترے غم میں اشکبار
بسملؔ بہت تبسّمؔ آشفتہ جاں ہُوا

(عبدالرشید تبسّم ایم۔ اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دل کی پاکیزگی کا اصول

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان۔ بلاک ڈی۔ ڈیرہ غازیخان

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض اپنی عبادت اور معرفت مقرر کی ہے۔ لیکن انسان ہوائے نفس کے چکر میں پڑ کر اپنے مقصد کو بھول جاتا ہے وہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھی بھلا بیٹھتا ہے۔ شیطان انسان کا دوسرا شدید دشمن ہے۔ ہمارے نفس اور شیطان نے مل کر دور حاضر میں اب ایسا فساد پھیلا رکھا ہے کہ جب سے دنیا بنی ہے۔ ایسا فساد کبھی نہیں ہوا۔ انسان اللہ تعالیٰ سے غافل ہو گیا ہے۔ صرف دنیاوی لذات کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ اس کی دوڑ مجنونانہ حد تک پہنچ گئی ہے۔ اس مشینی دور میں اس کی زندگی الجھ کر رہ گئی ہے۔ اب وہ ذہنی توازن کھو بیٹھا ہے آفاق و انفس میں جو نشانات ظاہر ہو رہے ہیں اُن سے سبق حاصل نہیں کرتا قوموں کے عروج و زوال۔ سرکش اور شریر انسانوں کے عبرتناک انجام سے بے پرواہ ہے۔ فسق و فجور کے بدنتائج اس کی نظر سے اوجھل ہیں۔ غرض اس کی آنکھوں پر دنیا پرستی اور خواہشات کے پردے پڑ گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی ہے نادان کہتا ہے کہ ہم دنیا کو چھوڑ دیں۔ اور یہ غلطی اسے نہیں چھوڑتی جب تک بے ایمان کر کے ہلاک نہ کر دے۔ رے نادان کون کہتا ہے کہ تو دنیا چھوڑ دے اور اسباب کی رعایت نہ کر۔ مگر دل کو دنیا اور اسکے فریب سے دور رکھ ورنہ تو ہلاک شدہ ہے....."

بس ہوائے نفس سے بچنے کی ایک ہی راہ ہے کہ انسان اس کی ہر معاملہ میں مخالفت کرے۔ نفس کی مخالفت کا نام ہی نیکی ہے۔ اسلئے بزرگوں نے کہا ہے کہ

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔

نفس کو مارو۔ تب دل زندہ ہوگا۔ نفس پر تلوار وار کرنے کے بغیر دل پاک نہیں ہو سکتا اور نہ اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں آ سکتی ہے۔ تعجب نفس کا نادان ہی تو ہے.... کہتا ہے ایک بزرگ بازار میں جا رہے تھے ان کی نظر ایک قصاب کی دکان پر پڑ گئی۔ سامنے گوشت رکھا تھا۔ قصاب نے کہا۔ آئیے گوشت لے جائیے تازہ ہے۔ فربہ ہے۔ بزرگ نے کہا۔ نہیں بھائی۔ میں گوشت نہیں لیتا۔ میرے پاس رقم نہیں ہے۔ قصاب نے کہا مہلت پر لے جائیے۔ پیسے پھر آ جائیں گے۔ کوئی بات نہیں۔ بزرگ نے کہا۔ بھائی مہلت پر نہیں لے جاتا۔ نفس سے مہلت لے لوں گا خواہ مخواہ قرضہ کا بوجھ کیوں اٹھاؤں (اللہ اکبر) یہ ہے بزرگوں کا طریق کہ اگر نفس کوئی خواہش بھی کرتا ہے تو اس کی تکمیل کے پیچھے نہیں لگ جاتے۔ بلکہ اس کی مخالفت کرتے ہیں اور اُسے کسی اور طرح راضی کرتے ہیں۔ مگر اکثر لوگوں کی یہ حالت ہے کہ گوشت کے بغیر کھانا بے لطف اور بدمزہ ہے۔ "ماس بنال سب گیا بس رسوئی" دو دن گوشت کا ناغہ مصیبت بن جاتا ہے کئی کئی جتن نفس کو راضی کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ ملاحظہ ہو؛ ...... ایک ذکر پر فرمایا کہ ایک سال سے زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ میں نے گوشت کا منہ نہیں دیکھا۔ اکثر مسی روٹی (بیسنی) اچار اور دال کے ساتھ کھا لیتا ہوں۔ آج بھی اچار کے ساتھ روٹی کھائی ہے (ملفوظات جلد ۵)۔ پس جب تک دنیاوی لذات ترک نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں کیسے کھلیں۔ صوفیا کے نزدیک تصوف کی جان تین باتیں ہیں۔ قلت طعام۔ قلت کلام۔ قلت منام اور یہ صحیح ہے کہ جب تک ان باتوں پر عمل نہ ہوگا۔ قرب کی راہیں نہیں کھل سکتیں۔ کم کھانے اور کم سونے سے ہی روح میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔ جو خدا سے ملاتی ہے۔ اگر نفس کو شکم سیر ہو کر کھلایا جائے تو وہ رات کو کیسے اُٹھ سکتا ہے یا اس سے کوئی اوراد یا قنوت کیسے ہو سکتی ہے پس یاد رکھیئے کہ نفس سیدھا ہی بھوک سے ہوتا ہے۔ اسی لئے روزہ روحانی ارتقاء کے لئے ضروری رکھا ہے۔ مشہور ہے کہ گدھے کے پیٹ میں اگر گھاس زیادہ چلی جائے تو وہ مالک کی نافرمانی کرنے لگتا ہے اسی طرح اگر نفس کی ہر خواہش پوری کی جائے تو باغی اور سرکش ہو جاتا ہے .... حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کیونکہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو۔ اس میں ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا قرآن مجید میں ہے:۔

لا یدخل الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط۔

یعنی اُس وقت تک جنت میں داخل ممکن نہیں۔ جب تک نفس کا اونٹ باریک ہو کر سوئی کے ناکے سے نہ گذر جائے۔ پس سوچئے کہ کتنا نازک معاملہ ہے اور نجات کتنی مشکل ہے۔ ادھر حال یہ ہے کہ لوگوں نے اپنے نفسوں کو دنیاوی آرام و آسائش سے اتنا پال رکھا ہے کہ اب اس کا باریک ہونا مشکل ہے۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حفصہؓ سے پوچھا گیا کہ آپ کے ہاں حضور کیسے بستر پر استراحت فرمایا کرتے تھے۔ ام المومنینؓ نے جواب دیا کہ ایک ٹاٹ تھا جسے ہم دوہرا کر کے بچھایا کرتے تھے ایک دن میں نے اس کی چار تہیں کر کے حضور کے نیچے بچھا دیا کہ نرم رہے صبح کو اُٹھ کر مجھ سے دریافت کیا۔ حفصہ رات کو تم نے میرے نیچے کیا بچھا دیا تھا میں نے کہا۔ وہی ٹاٹ تھا جو روزانہ بچھایا کرتی ہوں۔ البتہ کل شب میں نے اس کی چار تہیں کر دی تھیں تاکہ ملائم ہو جائے۔ فرمایا ویسا ہی کر دو۔ جیسا کہ تھا۔ کیونکہ اس کی نرمی نے میری نماز میں خلل ڈال دی۔ اللھم صل علی محمد۔ یہ ہمارے لئے اسوۂ حسنہ اور یہ سچ ہے کہ حضور کی اتباع سے ہی ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں۔ محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ محبوب کے ہر فعل کو اپنایا جائے تاکہ یکرنگی پیدا ہو۔ ورنہ دعویٰ باطل ہے۔ . . . نفس کا مغلوب کرنا بڑا مشکل کام ہے کہتے ہیں دوسروں پر نکتہ چینی سہل اور اپنے نفس کی اصلاح مشکل کام ہے۔ انسان دنیا کی تمام چیزوں کو مسخر کر رہا ہے۔ اسے ہر چیز پر غلبہ حاصل ہو گیا ہے۔ لیکن نفس پر غالب نہیں آ سکا۔ نفس کی طرف سے جب کوئی خواہش اٹھتی ہے تو اس کی اکساہٹ اسے آرام سے بیٹھنے نہیں دیتی فوراً اس کی تکمیل کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور اس وقت تک چین نہیں لیتا جب تک اسے پورا نہ کرے گویا سمجھئے کہ دنیا اب نفس کی غلام بن کر رہ گئی ہے اب خواہشاتِ نفس ہیں یا ان کی تکمیل کا کام۔ انسانیت کی حدود کو توڑ دیا گیا ہے۔ خدا سے بے خوفی اور انجام سے بے پرواہی اُس پر مستزاد ہے یورپ اور امریکہ کا حال ہمارے سامنے ہے۔ نفس اور شیطان نے ان کو اشرف المخلوقات کے مقام سے گرا کر شر البریہ بنا دیا ہے۔ اب وہ خود پرست اور شکم پرست بن گیا ہے۔ جنس اور دولت کے چکر میں کھو گیا ہے۔ سوچنے والی بات ہے کہ آج کا انسان اس قدر کیوں بگڑ گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا ایمان اللہ تعالیٰ پر سے اُٹھ گیا ہے۔ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں اور نہ اُسے کسی محاسبہ کا ڈر ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنت کے مستحق تو وہ لوگ ہیں جو میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هى الماوى۔ یہ حقیقت ہے کہ انسان خوف ہی سے برائیاں دور کر سکتا ہے۔ اگر اسے اپنی جان کا خطرہ ہو تو اپنی ضروریات کو بھی ترک کر دیتا ہے۔ مثلاً اگر کسی کو ڈاکٹر کہے کہ تمہیں ذیابیطس ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور تجھے شکر غیر مفید ہے اگر استعمال کرے گا تو جلدی مر جائے گا۔ تو وہ شکر کو چھوڑ دے گا۔ یا مثلاً کسی عدالت میں اس کی پیشی ہو اور غیر حاضری سے اسے قید ہو جانے کا خطرہ ہو تو کبھی غیر حاضر نہ ہو گا۔ بلکہ وقت سے پیشتر کمرۂ عدالت میں حاضر ہو گا۔ یہی صورت انسانی نفس کے ساتھ ہے۔ نفس پر قابو پانے کے لئے خدا کا خوف اور محاسبہ کا ڈر ہی کارگر نسخہ ہے۔ کسی بزرگ نے کہا ہے کہ خواہش نفس تو ایک بے لگام گھوڑے کی طرح ہے۔ اگر اس کو قابو میں لانا ہے تو مردانہ وار آگے بڑھ کر اس کی گردن کو قابو میں کر لو۔ اگر پیچھے رہو گے تو یہ دولتی مارے گا۔ کبھی تمہاری آنکھ نہیں تو کبھی ناک۔ اس کو قابو میں لانے کی یہ صورت ہے کہ اسے عقل کی رکاب لگاؤ اور دین کی لگام دو اور پھر سوار ہو جاؤ اگر یہ نہ ہو تو یہ منہ زور گھوڑا تمہیں تباہی اور بربادی کے گڑھے میں پھینک دے گا۔ گویا خوف خدا سے ہی اور دین پر عمل کرنے سے ہی نفس پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ مشہور مقولہ ہے کہ پہلوان وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دے۔ بلکہ پہلوان وہ ہے جو نفس پر قابو پالے کسی شاعر نے سچ کہا ہے ؎

نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا
نہ مارا آپ کو گر خاک ہوتا اکسیر بن جاتا
اگر پارے کو اے اکسیر گر مارا تو کیا مارا

خدا تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق دے کیونکہ اس کی توفیق کے بغیر کامیابی مشکل ہے

لذّتِ نماز

مکرم عبد الباسط صاحب طارق حدیقۃ المبشرین ربوہ

نماز ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے جس کو تمام شرائط سے بجالانے کا قرآن کریم نے جگہ جگہ حکم دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو دین کا ستون اور اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے لیکن اس قدر اہم حکم ہونے کے باوجود لوگ اس پر عمل کرنے میں سستی کرتے ہیں۔ مثلاً نماز عمداً بالکل ترک کر دیں گے یا کبھی کبھار پڑھ لیں گے یا نماز کو بہت جلدی جلدی ادا کریں گے یا نماز میں توجہ کو قائم نہیں کریں گے اور شرائط نماز کا لحاظ نہیں رکھیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال پر نظر ڈالنے سے تو معلوم ہوگا کہ آنحضرت صلعم نے تارک صلوٰۃ کو کافر قرار دیا ہے اور نماز کو جلد جلد ادا کرنے والے شخص کو دوبارہ نماز ادا کرنے کو کہا اور پھر فرمایا کہ انسان کو نماز اس طرح ادا کرنی چاہیئے گویا کہ وہ خدا کو دیکھتا ہے یا خدا اس کو دیکھ رہا ہے

جب ہم غور کرتے ہیں کہ آخر نماز میں سستی کا سبب کیا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کی نماز لذت سے خالی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے طبعاً انسان کو ایسا بنایا ہے کہ وہ لذت کی طرف مائل ہوتا ہے انسان کا لذت کی طرف رد عمل تین طور کا ہوتا ہے (۱) حصول لذت کے لئے انسان اپنا کسی قدر نقصان بھی برداشت کرنے کو تیار ہو جاتا ہے (۲) انسان لذت کی کیفیت کو دیر تک قائم رکھنا چاہتا ہے (۳) انسان لذت کے عمل کو بار بار دہرانا چاہتا ہے۔ پس اگر نماز میں کوئی لذت ہے تو منطقی طور پر انسان کا نماز کے ساتھ بھی سلوک تین طرح کا ہونا چاہیئے

ا۔ انسان نماز کی طرف شوق سے دوڑے خواہ تعلیم تجارت یا مال کا کچھ نقصان ہی کیوں نہ ہو۔

ب۔ نماز کو دیر تک ادا کرتا رہے لمبی نماز پڑھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں کسی نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ حضورؐ کی نماز بہت طویل اور حسین ہوتی تھی۔

ج۔ نماز بار بار اور کثرت سے پڑھے اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرے۔ پس یہ مذکورہ بالا تین باتیں طبعاً انسان کی فطرت کو لازم پڑی ہوئی ہیں جبکہ اسے نماز میں لذت مل رہی ہو

اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک احسان یہ بھی ہے کہ انسان جسمانی اور روحانی ترقی کے لئے جن چیزوں کا محتاج ہے اس نے ان میں انسان کے لئے ایک لذت رکھدی ہے مثلاً انسان کے لئے گھاس میں کوئی لذت نہیں کیونکہ یہ اس کی جسمانی نشوونما کے لئے ضروری نہیں لیکن اس کے برعکس انسان بھنے ہوئے گوشت اور سبزیوں میں لذت محسوس کرتا ہے جو اس کے جسم کے لئے مفید ہیں پس اس قانون قدرت کو دیکھ کر جس کو دنیا کے سب انسان خواہ وہ کسی مکتبہ فکر یا خیال سے تعلق رکھتے ہوں تسلیم کرتے ہیں۔ یہ ماننا پڑے گا کہ نماز میں لذت ہونی چاہیئے کیونکہ نظام کائنات پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ روحانی اور جسمانی قانون ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہماری روحانی زندگی کی طرز ہماری جسمانی زندگی کی طرز سے نہایت مشابہ ہے۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۶۶)

پس اس قانون کو تسلیم کرنے کے بعد یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ جو امور انسان کی روحانیت کے لئے مفید ہیں ان کو بجالانے میں روح یقیناً لذت محسوس کرتی ہے پس نماز۔ روزہ۔ صدقہ خیرات اور تضرع یہ سب ایسی اشیاء ہیں جس سے انسان کی روح لذت محسوس کرتی ہے

اب تک تو ایک منطقی دلیل بیان ہوئی ہے لیکن اس بات کے حق میں تجرباتی اور تاریخی دلائل بھی موجود ہیں ہر مذہب کی تاریخ میں ہمیں ایسے لوگ ملتے ہیں جنہوں نے دنیاوی لذات اور عیش و عشرت کی زندگی پر لات مار کر گوشہ نشینی کی زندگی اختیار کی جو دنیاداروں کی نظر میں تلخ تھی لیکن آخر ان کو کوئی تو سرور حاصل ہوتا ہو گا جو اس دنیاوی سرور سے بہت بڑھ کر ہو گا۔ تبھی تو انہوں نے ایسا کیا۔ ماسوا اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دنیا میں دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نماز خواہ نخواہ کا ٹیکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے اور اس میں ایک لذت رکھ دی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ اگر دو چار دفعہ بھی لذت محسوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا۔ لیکن جسے دو چار دفعہ بھی نہ ملا وہ اندھا ہے" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۱)

پس عبادت کی یہی وہ لذت ہے جس کے لئے لوگ دنیاوی آراموں کو تج کر کے گوشہ نشینی کی زندگی اختیار کرتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ حضرت خدیجہؓ آپ کو دنیا کے تمام سکھ دینے کے لئے کوشاں رہتی تھیں آپ کئی کئی دنوں کے لئے غار حرا میں تشریف لے جاتے تھے اور تنہائی میں عبادت کرتے اسی طرح حضرت گوتم بدھ کے بارہ میں ہندو لٹریچر میں لکھا ہے کہ آپ نے شاہی محل کو چھوڑ کر دھیان کے حصول کے لئے جنگل نشینی اختیار کی اسی طرح حضرت ابراہیم بن ادھم نے بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے بادشاہت چھوڑ کر گوشہ نشینی کی زندگی گزاری۔

پس ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ نے نماز میں ایک ایسی لذت رکھی ہے جو کسی دوسری چیز میں نہیں ہے۔ لیکن اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ نماز میں لذت کیوں نہیں ملتی نیز اسکے حصول کے ذرائع کیا ہیں۔

پچھلے سوال کا جواب تو حضرت مسیح موعودؑ نے یہ دیا ہے کہ جس طرح بیماری میں زبان کا ذائقہ بگڑ کر خوشذائقہ اور لذیذ اشیاء کو کڑوا اور بدمزہ محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح اگر روح بیمار اور قلب سقیم ہو تو نماز بے کیف ہو جاتی ہے۔ پس جس طرح بخار یا دیگر بیماریوں میں انسان اطباء کی طرف دوڑتا ہے اسی بیماری کے علاج کے لئے بھی روحانی اطباء کے پاس جاتے اور مامور زمانہ سے بڑا روحانی طبیب کون ہو سکتا ہے اس لذت کے حصول کے ذرائع کون سے ہیں؟ مامور زمانہ فرماتے ہیں:۔

"جب ایسی حالت ہو کہ انس اور ذوق جو نماز میں آتا تھا وہ جاتا رہے تو چاہیئے کہ تھک نہ جاوے اور بے حوصلہ ہو کر ہمت نہ ہارے بلکہ بڑی مستعدی کے ساتھ اس گمشدہ متاع کو حاصل کرنے کی فکر کرے اور اس کا علاج ہے توبہ و استغفار۔ تضرع۔ بے ذوقی سے ترک نماز نہ کرے بلکہ نماز کی کثرت کرے جیسے ایک نشہ باز کو جب نشہ نہیں آتا تو وہ نشہ چھوڑ نہیں دیتا بلکہ جام پر جام پیتا جاتا ہے ہو جاتا ہے یہاں تک کہ آخر اس کو لذت اور سرور آجاتا ہے پس جس کو نماز میں بے ذوقی پیدا ہو اس کو کثرت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیئے۔ اور تھکنا مناسب نہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۳۴)

پھر حضور فرماتے ہیں کہ اس کے لئے دعا بھی کرنی چاہیئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔ اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔ جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی" (ملفوظات جلد ہم صفحہ ۳۲۱)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دعا کی یہ حقیقت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین کرام! کیا آپ کی مجالس اپنا تدریجی بجٹ پورا کر چکی ہیں؟ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصایا

ضروری نوٹ:-

۱- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز، ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۱۲۸

میں مسرورہ قیوم بنت میاں عبدالقیوم صاحب ایم۔اے قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۷ ۱/۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۱۰/۰ روپیہ بطور جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مسرورہ قیوم بنت میاں عبدالقیوم صاحب ایم۔اے مکان ۵ پبلک سکول کالونی کوئٹہ۔

گواہ شد۔ عبدالقیوم (والد موصیہ) وصیت ۶۱۱۰۔

گواہ شد۔ اسد اللہ خان ولد ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب ہری کشن روڈ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۲۱۲۹

میں مرزا صدیق احمد ولد مرزا غلام مصطفےٰ صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرہ ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- ایک مکان اور ایک دوکان جس میں ہم تین بھائی، پانچ بہنیں اور والدہ صاحبہ حصہ دار ہیں۔ کل مالیت ۱۰۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت دوکانداری ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ مرزا صدیق احمد گی آر پیراج گوجرہ ضلع لائلپور۔ دکان P186

گواہ شد۔ کرم شاہ صدر جماعت احمدیہ گوجرہ۔

گواہ شد۔ عبدالباسط طارق بٹ ولد خواجہ عبدالکریم خالد جہدی محلہ گوجرہ ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۲۲۱۳۰

میں احمد بی بی زوجہ محمد بوٹا صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال، پیدائشی احمدی ساکن کنری پاک ضلع تھرپارکر (سندھ) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے وصول شدہ

۲- زیور نقرئی وزنی ۴۰ تولہ مالیتی ۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بچگان ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ احمد بی بی معرفت عبدالحمید کلاتھ مرچنٹ۔ بنک روڈ۔ کنری پاک ضلع تھرپارکر (سندھ)

گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر۔

گواہ شد۔ عبدالمجید ولد محمد بوٹا صاحب (پسر موصیہ) کنری پاک ضلع تھرپارکر (سندھ)

(باقی)

پمفلٹ "میرا دین" طلب فرمائیں

محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے گزشتہ دنوں ایک نہایت مؤثر مقالہ "میرا دین" کے عنوان سے تحریر فرمایا تھا جسے مختلف رسائل و جرائد نے شائع کیا۔ الفرقان میں بھی طبع ہو چکا ہے۔ اس کی افادیت کے پیش نظر اسے سفید کاغذ پر علیحدہ بھی طبع کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ احباب میں تقسیم کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ مکتبہ الفرقان ربوہ سے تیس پیسے میں ایک رسالہ اور پچیس روپے فی سینکڑہ مل سکتا ہے۔

(مینیجر الفرقان۔ ربوہ)

گمشدگی

ہماری دوکان پر کوئی صاحب اپنی قیمتی عینک بھول گئے ہیں۔ جس دوست کی ہو درج ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں:-
مجاہد ٹی سٹال، فروٹ آئس کریم
گول بازار۔ ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ (مینیجر)

• شہزیب
• شہزیب
• شہزیب
مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
• چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۳۸۴۴
• بالمقابل ایوان محمود ربوہ فون ۶۳۶
• ٹمنڈو محمد خان

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۲۴۵
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

جولائی میں خدام سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "آسمانی فیصلہ" کا امتحان لیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کو رُوحانی ترقی خدا نُما وجودوں کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتی ہے

دُنیوی محبّتوں کو سرد کر کے ان کی اطاعت اور نمونہ اختیار کرنے کی کوشش کرو

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیت وَمَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں:۔

"فرماتا ہے۔ نوحؑ کی قوم نے بھی نوحؑ کی جو کہ اُس وقت سب رسولوں کا قائم مقام تھا تکذیب کی۔ نوحؑ نے اُن کو سمجھایا مگر وہ نہ مانے۔ اور یہ بھی بتایا کہ آخر میرے سمجھانے کی غرض کیا ہے۔ میں تم سے کچھ مانگتا تو نہیں میری اُمید اور میرا توکّل تو صرف ربّ العالمین خدا پر ہے۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

اَطِيْعُوْنِ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کی اطاعت اور شریعت پر عمل جُدا جُدا چیزیں ہیں۔ اہلِ قرآن کہا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف قرآن کی اطاعت کا حکم ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم نہیں۔ مگر حضرت نوح علیہ السلام جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ادنیٰ نبی تھے کہتے ہیں وَ اَطِيْعُوْنِ تم میری ذات کی اطاعت بھی کرو تب تمہارا تقویٰ مکمل ہوگا۔ کیونکہ خدائی تعلق کا پہلا زینہ خدا تعالیٰ کے نبیوں سے تعلق پیدا کرنا ہوتا ہے۔ جس طرح تمہارے لئے یہ ناممکن ہے کہ تم چھلانگ لگا کر چھت پر چڑھ سکو اسی طرح تمہارے لئے ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف راہنمائی کرنے والے وجودوں کو چھوڑ کر تم خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر سکو۔ مگر جس طرح کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ چھت پر بیٹھا ہُوا انسان جب دیکھتا ہے کہ کسی پر شیر یا ڈاکو نے حملہ کر دیا ہے تو وہ رسّی گرا کر اُس کو اُوپر کھینچ لیتا ہے اسی طرح کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ کوئی شخص اُس سے ملنے کی سچی تڑپ رکھتا ہے لیکن وہ ایسے ماحول میں ہے کہ اُسے انبیاء کی راہنمائی میسّر نہیں آسکتی تو وہ خود اسکو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے مگر ایسا بہت شاذ ہوتا ہے اور شاذ پر کسی قانون کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔ عام قانون یہی ہے کہ جو لوگ خدا نما وجود ہوتے ہیں انہی کے ذریعہ انسان کو روحانی ترقی ملتی ہے اور اس ترقی کے حصول کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ انسان دنیوی محبتوں کو سرد کر کے اُن کی محبت کو اپنے اُوپر غالب کر لے جب وہ اُن کی محبت کو غالب کر لیتا ہے تو اُن کی اطاعت کرنا اور اُن کا نمونہ اختیار کرنا اُس کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ اُس وقت وہ یہ نہیں سمجھتا کہ یہ کوئی غیر ہے جس کی میں اقتداء کر رہا ہوں بلکہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ میرا باپ ہے اور اس کا خون میری رگوں میں دَوڑ رہا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اسی نکتہ کی طرف اپنی قوم کو توجہ دلائی کہ اگر تم نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھو کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے تمہاری ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۴۰)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۲۳ راگست کو ہوگا

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفِ زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۲۳ رظہور ۱۳۵۴ ہش مطابق ۲۳ راگست ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح ہوگا۔ داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس اور غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ ایف۔اے، بی۔اے اور ایم۔اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

میٹرک کا امتحان ہو چکا ہے اور نتیجہ بھی نکل چکا ہے۔

ایسے طلباء جو زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمتِ اسلام بجا لانے کے خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے۔

وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

ایک احمدی بچّے کی نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کا بڑا لڑکا ملک منور احمد لطیف ستکوہی اس سال میٹرک کے امتحان میں اعلیٰ نمبر لے کر اپنے سکول مسلم ہائی سکول لاہور نمبر ۲ میں اوّل رہا۔ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کے لئے پیش خیمہ بنائے اور اپنی ساری استعدادوں کے ساتھ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی بھرپور خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

(ملک عبد اللطیف ستکوہی۔ پیپر کارنر گنپت روڈ۔ لاہور)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے ایک مخلص دوست مکرم میاں خان صاحب کے جوان لڑکے کا چند دنوں سے دماغی توازن درست نہیں رہا۔ میاں خان صاحب خود عمر رسیدہ اور بینائی کمزور ہونے کی وجہ سے معذور ہیں۔ احباب سے بچے کی کامل و عاجل صحت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(میاں غلام محمد احمدی۔ شیخ پور ضلع گجرات)

۲۔ میرے بڑے بھائی ملک ظہیر الدین صاحب جاوید ابن ملک حبیب اللہ خان صاحب امین آبادی مرحوم ۲۳ رجون کو روانہ ہو کر ۲۴ رجون کو بخیریت لندن پہنچ گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے مقاصد میں انہیں کامیابی عطا فرمائے۔

ملک وحید احمد
کیسٹل پارک بیرون موری گیٹ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ماہنامہ انصار اللہ

ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے۔ اس ماہنامہ کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی نے فرمایا:۔

"میں اس جگہ رسالہ "انصار اللہ" کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ رسالہ خدا کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اسکے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلاء پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔

پس! انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں، اسکی اشاعت کا حلقہ وسیع کریں اور اس کے لئے مختلف علمی موضوعات پر اچھے اچھے مضامین لکھ کر بھجوائیں تاکہ اس کی افادیت میں ترقی ہو اور جماعت میں اسکے متعلق دلچسپی بڑھتی چلی جائے۔" (افتتاحیہ خطاب سالانہ اجتماع ۱۹۶۲ء)

(مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

قائدین کرام! اطفال و خدّام کے حل شدہ پرچہ جات جلد بھجوادیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)